علماء کرام دین کے ٹھیکیدار نہیں چوکیدار ہیں

خیر المدارس کے جلسے سے علماء کا خطاب

۲۵، ۲۶، ۲۷ مارچ ۲۰۰۵ء کو ملک کے ممتاز دینی ادارے جامعہ خیر المدارس ملتان کا ۷۵ واں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و دستار بندی منعقد کیا گیا تھا جس میں ملک اور بیرون ملک کے مشہور و ممتاز علمائے کرام نے شرکت کی تھی۔ جامعہ خیر المدارس کی جانب سے جو پریس ریلیز جاری کی گئی تھی، یہ پریس ریلیز اب ماہنامہ ''وفاق المدارس'' میں بھی شائع کی جا رہی ہے۔ ——— ادارہ

جامعہ خیر المدارس ملتان کے ۷۵ ویں سالانہ جلسہ کی آخری نشست سے حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی کے صاحبزادے مولانا قاری محمد سالم مہتمم دارالعلوم دیوبند (وقف)، شیخ الحدیث مولانا محمد انظر شاہ کشمیری اور مولانا قاری عبدالحیٔ عابد نے خطاب کیا۔

مولانا قاری محمد سالم قاسمی نے کہا کہ خیر المدارس کے سہ روزہ جلسہ کی آخری نشست ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اولیت کی طرح آخریت بھی ایک اعزاز ہے اس لیے ہماری کتاب آخری، ہمارے نبی آخری، ہمارا دین آخری، ہم خود آخری، ہمارے بعد کوئی اور امت نہیں آئے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے اعتبار سے اول ہیں۔ یہ پیدائش کے اعتبار سے آخر ہیں اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول الانبیاء بھی ہیں مولانا نے کہا کہ اسلام کے تین امتیازات ہیں جو دنیا کے کسی اور دین کو حاصل نہیں۔ اول یہ کہ اسلام عالمی دین ہے پہلے دین مختلف قوموں، طبقوں اور خطوں کے لیے تھے، اسلام پورے عالم کے لیے ہے، دوئم پہلے دین وقتی تھے، جب کہ اسلامی دائمی دین ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ سوم یہ دین ناقابل تبدیل ہے۔ پہلے ادیان میں تبدیلیاں ہوتی رہیں لیکن اسلام میں قیامت تک کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔

دارالعلوم دیوبند وقف کے شیخ الحدیث مولانا انظر شاہ کشمیری نے کہا کہ اسلام نے اسلاف کے ادب کی تعلیم دی ہے میں نے اکابر سے سنا ہے کہ بعض لوگوں کی صرف اس لیے مغفرت کر دی گئی کہ وہ ائمہ اربعہ کا نام ادب سے لیتے تھے۔ مولانا نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں قیامت تک ایک جماعت حق پر قائم رہے گی۔ اسی طرح موجودہ دور کے فتنوں اور آزمائشوں سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ ایمان وعمل پر استقامت کے ساتھ ان فتنوں کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ مولانا نے کہا کہ اسلام نے وسائل واسباب کے اختیار کرنے اور استعمال کرنے سے منع نہیں کیا مگر ان کے ساتھ مسلمان کو یہ تعلیم دی کہ وہ وسائل واسباب کے اختیار کرنے اور استعمال کرنے سے منع نہیں کیا مگر ان کے ساتھ

مسلمان کو یہ تعلیم دی کہ وہ وسائل پر بھروسہ کرنے کی بجائے اپنی نظر مسبب الاسباب پر رکھے جو کائنات کی ہر چیز کو اپنے فیصلوں کے مطابق حرکت میں لاتا ہے۔

مولانا قاری عبدالحیٔ عابد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث فرمائے۔ تمام انبیاء کے بعد آخری پیغمبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، قرآن کریم آخری کتاب، بیت اللہ آخری کعبہ، مسلمان آخری امت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں۔ انھوں نے کہا کہ تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے پیغمبر ہر عیب اور گناہ سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں، اس لیے حق تعالیٰ شانہ نے ان کی زندگیوں کو انسانیت کے لیے نمونہ قرار دیا ہے۔ خیر المدارس کے ۵۷ ویں سہ روزہ سالانہ جلسہ کا اختتام حضرت مولانا قاری محمد سالم قاسمی کی پر سوز دعا پر ہوا ہزار ہا افراد نے آخری نشست میں شرکت کی اور امت مسلمہ کی صلاح وفلاح، اتحاد واتفاق اور سربلندی کے لیے رورو کر دعائیں کیں۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور نے کہا ہے کہ ۴ ہزار سال قبل قوم لوط کی شیطانی حرکات کو آج قومی اسمبلی کے اجلاس میں تالیاں بجا کر قانون کی شکل دی جا رہی ہے قوم کی غیرت کو دین وقرآن سے محروم کرنے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ حکمران کہتے ہیں کہ چند علماء دین نے دین کو ہائی جیک کیا ہوا ہے اور یہ دین کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں، انھوں نے کہا کہ ہم دین کے ٹھیکیدار نہیں بلکہ چوکیدار ہیں۔ یہ چوکیداری تا قیامت جاری رہے گی۔ انھوں نے کہا کہ قرآن پاک کا دعویٰ ہے کہ یہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے، دنیا کی کوئی کتاب ہمیں مفتی نہیں بنا سکتی، دنیا کی کتاب اچھی تنخواہ تو دلوا سکتی ہے لیکن اچھا انسان صرف قرآن پاک ہی بنا سکتا ہے، انھوں نے کہا جسم کی بیماری اتنی خطرناک نہیں ہوتی جتنی روح کی بیماری، روح کی بیماری کا علاج صرف اور صرف قرآن پاک ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسلام تنگ نظری کا سبق نہیں دیتا مگر ہر بات کی کھلی چھٹی بھی نہیں دیتا، آج روشن خیالی کا نعرہ لگانے والے اہل مغرب کی گندی تہذیب کو اسلام کا نام دینا چاہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ عالم اسلام کفر کے مقابلہ میں کمزور نہیں ہے، پوری دنیا کا ۵۷ فی صد پیٹرول عالم اسلام کے پاس ہے اگر یہ بند کر دیں تو یورپ اور امریکا اپنی موت آپ مر جائیں۔

قبل ازیں امیر اہل سنت علامہ عبدالستار تونسوی نے کہا کہ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں ان دینی مدارس میں دین کی تعلیم دی جاتی ہے جب تک اسلام باقی ہے اسلام کے قلعے بھی باقی رہیں گے۔ انھوں نے کہا کہ قرآن پاک کی اشاعت وترویج اول درجہ کی نیکی ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ باقاعدگی سے تلاوت کیا کریں۔ انھوں نے کہا کہ مومن کا تحفہ موت ہے انھوں نے کہا کہ زندگی کی گھڑیاں، قیمتی اور مختصر ہیں انہیں دنیاوی کاموں میں ضائع نہ کر، مومن کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ انھوں نے کہا کہ قرآن پاک، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ صحابہ کرام کا لکھا ہوا ہے انھوں نے کہا کہ جامعہ خیر المدارس میں کئی لاکھ بچے حافظ قرآن پاک بن چکے ہیں اور یہ سلسلہ روز قیامت تک جاری رہے گا، انھوں نے کہا کہ کچھ لوگ صحابہ کرام کو نہیں مانتے انھوں نے کہا کہ جو لوگ صحابہ کرام کو نہیں مانتے

وہ قرآن پاک کونہیں مانتے۔

مولانا فضل الرحمٰن نے کہا آج عالمی استعمار امریکا اور عالمی دنیا مدرسہ میں پڑھنے والے طالب علم کو بہت بڑا خطرہ سمجھ رہے ہیں جو اس بات کا ثبوت کہ ہمارے اکابرین نے اپنی کمان سے جو تیر پھینکا تھا وہ ہدف پر پہنچ رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم بھی روشن خیالی اور اعتدالی کے دعویدار ہیں اور وہ بھی روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا دعویٰ کر رہے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ ہم قرآن وحدیث کی روشنی میں بات کرتے ہیں جب کہ جنرل مشرف امریکا کے کہنے پر روشن خیالی کے دعوے کر رہے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ اسلامی شعائر ڈاڑھی، پردے کا مذاق اڑانا اور نیکر پہننے والوں کی حمایت کرنا، فحاشی، عریانی، لادینیت کا نام روشن خیالی ہے اس پر ہزار لعنت ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں یہ تاریکی اور پرلے درجے کی جہالت ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ امریکا میں انسانی حقوق پامال کیے جارہے ہیں۔ انسانوں کو بھوکا اور ننگا کر کے انسانیت کی تذلیل کی جارہی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ فوج میں بھرتی کرنے کے لیے ڈاڑھیاں مونڈی جارہی ہیں۔ انھوں نے کہا جب فوج میں ڈاڑھیوں والے تھے تو فتوحات ہمارا مقدر بنی تھیں لیکن جب سے ہم نے ڈاڑھی مونڈھوانا شروع کی ہے تو شکست ہورہی ہے۔ ڈھاکا میں ایک ڈاڑھی منڈھے نے ہتھیار پھینکے تھے، ہم یہ بات کرتے ہیں تو شدت پسند کہلاتے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ ایک شخص منصب صدارت پر فائز ہو کر وردی بھی پہنے تو شدت پسند آپ ہیں یا ہم؟ ہم نے قدم قدم پر اعتدال پسندی کا مظاہرہ کیا لیکن تم روشن خیالی کے نعرے لگا رہے ہو۔ روشن خیال پیپلز پارٹی ہے، تم جن کو شدت پسند کہتے ہو انھوں نے مذاکرات کر کے سیاسی بحران ختم کیا اور جنھوں نے مذاکرات نہیں کیے وہ روشن خیال ہوگئے۔ افغانستان پر قبضے کا نام آزادی رکھ دیا گیا۔ عراق کی گلی کوچوں میں معصوم انسانوں کی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ اس کا نام امن رکھ دیا گیا ہے۔ اسرائیلی روزانہ فلسطینی بچوں کو قتل کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہم امن پسند ہیں۔ پوری دنیا میں جنگ برپا کر کے امن پسندی کا نام رکھ دیا ہے۔ یہ کتنا مقدس نام ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ آپ لوگوں کو کہتے کہ روشن خیالی کو ووٹ دیں اور مولوی کو ووٹ نہ دیں تو اس صورت میں منصفانہ الیکشن کس طرح ہوں گے کل تک جو پیپلز پارٹی کرپٹ تھی ملک دشمن تھی آج وہ پاک ہوگئی۔ انھوں نے کہا کہ اب مولوی سے جان نہیں چھوٹے گی قوم نے مولوی پر اعتماد کیا ہے۔ قوم نے جاگیردارانہ اور غاصبانہ سیاست سے مایوس ہو کر مولوی پر اعتماد کیا ہے۔ علماء کرام سمجھ لیں! کہ ملک وقوم کی رہنمائی آج ان کا فریضہ ہے اور اس کے لیے نظر بلند اور ظرف بڑا کرنا ہوگا۔ مدارس کے خلاف سازشیں ہورہی ہیں۔ عالمی استعمار کا حملہ علم پر ہے پہلے ہمارے اوپر دباؤ تھا کہ مدارس کو جدید عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کریں۔ یہاں کا طالب علم ڈاکٹر بن سکے، انجینئر بن سکے، ہم نے ان کو کہا کہ ہر مدرسہ، کالج اور یونی ورسٹی کا اپنا مقصد ہے۔ مدارس کا مقصد ایک اچھا انسان بنانا اور لوگوں کی علمی ضروریات کی تکمیل ہے۔ اسکول اور کالجز کا نصاب تعلیم تبدیل ہونا چاہیے۔ اس وقت امریکا کا دباؤ بالخصوص سعودی عرب پر ہے کہ قرآن کریم کی یہ یہ آیات نکال دو۔ یہ ہمارے خلاف ہیں احادیث اور تاریخ اسلام کے یہ یہ واقعات ہمارے خلاف ہیں ان کو نہیں ہونا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ اس

کے تحفظ کی جنگ بھی علماء لڑ رہے ہیں۔ ملک میں مسلکی تنازعات پیدا کرنے کے پیچھے ان قوتوں کا ہاتھ ہے تاکہ ہم ان کا نصاب تعلیم تبدیل کرسکیں یہ سازشیں ہمارے خلاف ہو رہی ہیں۔ ہم یہ سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور اپنی ذمہ داریاں نبھائیں گے۔

تیسرے دن دستار بندی کی نشست منعقد ہوئی۔ تقریب سے افتتاحی خطاب وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب نے کیا مولانا نے فضلاء جامعہ خیر المدارس کو ان کی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے کہا کہ جامعہ کے طلبہ وفضلاء خواہ علماء ہوں یا حفاظ قرآن کو اپنی زندگی کا مشن تعلیم وتدریس کو بنانا چاہیے، اگر تعلیم وتدریس والا مشغلہ چھوڑ دیا تو جو دس بارہ برس تعلیم کے حصول کے لیے وقف کیے وہ اکارت اور ضائع ہو جائیں گے، اس علم کو برقرار رکھنے کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ قرآن وحدیث کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ بعدازاں جامعہ کا تعارف پیش کرتے ہوئے جامعہ کے ناظم اعلیٰ مولانا نجم الحق جالندھری نے کہا کہ جامعہ خیر المدارس اہل ملتان اور اہل پاکستان کے لیے کوئی نیا نام نہیں۔ یہ ان مدارس میں سے ہے جن کے نظام تعلیم نے برصغیر میں وہ ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں جنھیں ختم کرنا تو درکنار دھندلایا بھی نہ جاسکا۔ انھوں نے کہا کہ برصغیر میں دینی روایات اور اسلامی اقدار کے تحفظ کے لیے علماء حق اور مجاہدین نے جو سرفروشانہ کردار ادا کیا وہ تاریخ کا ناقابل فراموش باب ہے۔ انھوں نے کہا کہ جامعہ خیر المدارس قائم ہوئے ۷۵ سال ہوچکے ہیں جامعہ میں علوم اسلامیہ، درس نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ حفظ قرآن مجید اور تجوید پر خصوصی توجہ کی گئی ہے جب کہ تقابل ادیان اور فنون میں اسپشلائزیشن کا شعبہ بھی موجود ہے ابتداء ہی سے عام مسلمانوں کے دینی مسائل حل کرنے کے لیے اور انہیں صحیح اسلامی احکام سے آگاہ کرنے کے لیے دارالافتاء موجود ہے۔

☆☆☆

اسلام ہی مساوات کا بانی ہے

امیر المؤمنین علی مرتضیٰؓ کا ایک واقعہ ان کے زمانۂ خلافت کا ہے، غلام کو ساتھ لے کر بازار میں گئے، غلام سے فرمایا! میں نے بھی کپڑے بنوانے ہیں اور تم کو بھی کپڑوں کی ضرورت ہے۔ تم بزاز کی دکان پر میرے لیے، اپنے لیے پارچہ جات پسند کرو، غلام نے کچھ قیمتی کپڑے پسند کیے امیر المؤمنین کے لیے۔ کچھ سستے کپڑے پسند کیے اپنے لیے، وہ خرید کر لے گئے۔ جب درزی کو دینے لگے تو امیر المؤمنین نے سستے کپڑوں کے متعلق فرمایا کہ یہ ہمارے لیے اور قیمتی پارچہ جات کی بابت فرمایا کہ یہ غلام کے لیے قطع کردو۔ غلام بولا کہ آپ آقا ہیں اور امیر المؤمنین ہیں، آپ کا اچھا لباس چاہیے، فرمایا میں بوڑھا ہوں تم جوان ہو تم کو اچھے لباس کی زیادہ ضرورت ہے۔

(رحمۃ للعالمین ﷺ از: قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری)

(انتخاب: ابوالفضل الطالقانی)